36548- مطلقہ عورت کا سابقہ خاوند سے کیا تعلق ہے

سوال

کیا میں اپنی اولاد کو لیکر سابقہ خاوند کے ساتھ گھومنے نکل سکتی ہوں – تاکہ بچے اپنے والدین کے ساتھ اکٹھے ہوسکیں – میرا سابقہ خاوند بے نماز بھی ہے ، اور کیا اس کا اپنی اولاد پر خرچ کرنا حرام ہے ؟

پسندیدہ جواب

جب خاوند اپنی کسی بھی بیوی کو تین یا پھر دو یا ایک ہی طلاق دے دے اور عورت کی عدت بھی ختم ہو چکی ہو تو وہ اپنے خاوند کے لیے اجنبی ہوجائے گی ، جس کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ خلوت نہیں کرسکتا اور نہ ہی اسے دیکھ اور چھو سکتا ہے ۔

مطلقہ عورت کا تعلق اپنے سابقہ خاوند سے وہی تعلق ہوگا جو کہ ایک اجنبی مرد سے ہوتا ہے ، اولاد کی وجہ سے ان کا آپس میں خلوت اور دیکھنا اور سفر کرنا جائز نہیں ہوجاتا ، لیکن یہ ممکن ہے کہ اولاد کا والد اپنی سابقہ بیوی کے بغیر اولاد کو گھمانے کے لیے لے جائے ، یا پھر یہ ہوسکتا ہے کہ عورت اپنے کسی محرم کے ساتھ وہاں جائے لیکن اسے کسی شرعی محذور میں نہیں پڑنا چاہیے جیسا کہ اوپر بھی ہم بیان کرچکے ہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

تین طلاق والی عورت بھی اپنے سابقہ خاوند کے لیے باقی اجنبی عورتوں کی طرح ہی ہے ، اس لیے مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ساتھ خلوت کرے کیونکہ وہ کسی بھی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نہیں کرسکتا ، اور اسی طرح اس کے لیے اسے دیکھنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ بھی اس کے لیے ایک اجنبی عورت کی حیثیت رکھتی ہے ، اور اسے اس عورت پر اصل میں بالکل کوئی اختیار حاصل نہیں ۔

دیکھیں الفتاوی الکبری (349/3) ۔

اولاد کا نان ونفقہ وغیرہ قبول کرنے کے بارہ میں گزارش ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہو اس کی جانب سے اپنی اولاد پر خرچہ قبول کرنے میں کوئی مانع نہیں اگرچہ وہ بے نماز ہی کیوں نہ ہو لیکن ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو یہ کہتی رہیے کہ وہ اپنے والد کو نماز پڑھنے کی نصیحت کریں ، ہوسکتا ہے اس نصیحت کی وجہ سے وہ نماز کی پابندی کرنے لگے ۔

اور اگر والدہ کو اپنی اولاد کے متعلق ان کے کافر باپ کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو کہ وہ اولاد کے اخلاق پر اثرانداز ہوگا یا پھر انہیں حرام کام کی ترغیب دے گا تو ایسی حالت میں اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس کے ساتھ جانے کی اجازت دے ، کیونکہ اولاد کا کافر والد کے ساتھ جانا ان کے لیے نقصان دہ ہے ۔

واللہ اعلم .